147727 ـ غیر مدخولہ بیوی کو ہدیہ دینے کی صورت میں مدخولہ بیوی کو بھی ہدینا دینا لازم ہوگا ؟

سوال

میں شادی شدہ ہوں اور میرے چار بچے بھی ہیں، میں نے دوسرا عقد نکاح کیا اور بیوی کو مہر بھی ادا کر دیا ہے، لیکن دوسری بیوی نے مجھے یہ مہر رخصتی تك کے لیے واپس دے دیا تا کہ کہیں اس سے خرچ نہ ہو جائے.
پھر میں اپنے شہر سے چار سو کلو میٹر دوسرے شہر منتقل ہوگیا کہ وہاں سے واپس آ کر رخصتی کر لوں گا، لیکن اب دو برس ہو چکے ہیں اور میں دوسرے شہر منتقل نہیں ہو سکا، لیکن جب بھی اپنے آبائی شہر جاتا ہوں تو دوسری بیوی سے ملتا اور اس سے لطف اندوز بھی ہوتا ہوں، لیکن وہ ابھی تك کنواری ہی ہے،
اب میں اپنی پہلی بیوی اور بچوں کے سالانہ اخراجات کرتا ہوں، اور میری دوسری بیوی اس طرح ہے کہ وہ ابھی بھی میکے میں رہتی ہے، میں بعض اوقات یعنی عید وغیرہ کے تہوار پر کچھ خرچ بھیج دیتا ہوں، برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ میرے اس عمل کا حکم کیا ہے ؟
آیا اگر میں نے پہلی بیوی کو کچھ دیا تو مجھے دوسری بیوی کو بھی دینا ہوگا، یا پھر جب میں دوسری بیوی کو کچھ دیتا ہوں تو پہلی بیوی کو بھی دینا ہوگا، حالانکہ پہلی بیوی پر سارا سال خرچ کرتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر کوئی شخص کسی عورت سے عقد نکاح کر لیتا ہے اور رخصتی خاوند کی وجہ سے نہیں ہوتی، بلکہ بیوی رخصتی کے لیے بالکل تیار ہے اور کسی بھی وقت دخول کے لیے تیار رہتی اور اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر دیتی ہے تو جمہور علماء کے ہاں اس کا خرچ خاوند کے ذمہ واجب ہوگا، چاہے وہ اپنے میکے میں والدین کے پاس ہی رہ رہی ہو.

موسوعۃ الفقهيۃ میں بیوی کا خاوند پر نان و نفقہ واجب ہونے کا سبب اور علماء کرام کا اس سبب میں اختلاف بیان کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ:

" دوسرا قول:

جمہور فقہاء مالکیہ اور حنابلہ کے قول کے مطابق اور ابو یوسف کی ایك روایتا ور امام شافعی کے جدید قول کے مطابق بیوی کا خاوند پر نان و نفقہ اسی صورت میں واجب ہوگا جب عقد صحیح کے بعد بیوی اپنا آپ خاوند کے سپرد

کر دے "

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (41 / 35 ـ 37).

اور زاد المستقنع میں حجاوی کا کہنا ہے:

" جو شخص بیوی حاصل کر لیتا ہے، یا پھر بیوی اپنا آپ خاوند کے سپرد کر دے اور اس طرح کی بیوی سے وطئ کی جا سکتی ہو تو اس کا نان و نفقہ خاوند پر واجب ہوگا " انتہی

دیکھیں: زاد المستقنع (203).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

" یعنی بیوی کہے: رخصتی اور دخول میں کوئی مانع نہیں، لیکن خاوند کہے کہ میں ابھی اسے نہیں چاہتا، ایك ماہ تو میرے امتحانات ہیں، میں ایك ماہ کے بعد لےجاؤنگا، تو اس ماہ کا نان و نفقہ خاوند پر واجب ہوگا، کیونکہ خاوند اپنی طرف سے استمتاع نہیں کر رہا بیوی تو بالکل تیار ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 487).

اس لیے اگر آپ دونوں نے کسی معین مدت تك رخصتی نہ کرنے پر اتفاق کیا ہے، اور مدت گزرنے کے بعد رخصتی ہو گی، اور اس مدت کے بعد آپ کی ملازمت کی بنا پر آپ رخصتی نہیں کر سکے تو جب یہ مدت ختم ہوئی اس کے بعد آپ پر اس کا نان و نفقہ واجب ہوگا.

اس لیے آپ کی جانب سے یہ ہدیہ اور تحفہ جات کو واجب نان و نفقہ میں شمار کیا جائیگا، اور باقی مانندہ نفقہ اس کی جانب سے ساقط کر دیا گیا ہے.

پھر یہ ہدیہ اور تحفہ وغیرہ تو لوگوں کی عادت میں شامل ہے، اور لوگ اسے جانتے ہیں، اور اس پر عمل بھی ہوتا ہے، اس لیے خاوند اپنی پہلی بیوی پر ظالم شمار نہیں ہوگا، یا یہ نہیں سمجھا جائیگا کہ وہ دوسری بیوی کو افضل قرار دیتا ہے.

لیکن خاوند کو اس طرح کے ہدیہ اور تحفہ جات میں مبالغہ آرائی سے کام نہیں لینا چاہیے، تا کہ پہلی بیوی اس سے غیرت نہ کھا جائے، بلکہ اتنا ہی ہدیہ تو تحفہ ہو جو لوگوں کی عادت ہے.

مزید فائدہ اور تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (103885) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم .